© rasailojaraid.com

فواتح وخواتم سورالقرآن

ایک تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر محمد عبداللہ
پنجاب یونیورسٹی لاہور

قرآن حکیم کے اسلوب کا ہر پہلو ایک معجزہ ہے .جملوں کی برجستگی ،ترکیب کی چستی، عالمانہ انداز بیان، کوثر و تسنیم میں ملے ہوئے جملے، موقع و محل کے مطابق زور بیان، سیاق وسباق کے مناسب صفات الٰہیہان سب چیزوں نے اہل زبان عربوں کو مبہوت وششدر کر دیا. یہاں تک کہ اہل عرب جنہیں اپنی زبان دانی پر ناز تھا قرآن حکیم کے اعجاز و اسلوب کے مقابلے میں اپنے آپ کو عاجز و بے بس خیال کرنے لگے۔ بلغاء و فصحاء کو اعتراف کرنا پڑا کہ اسلوب قرآنی، زبان و بیان کی وہ جنس گراں ہے جس تک ان کی پرواز نہیں اور نہ ہو سکتی ہے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ نظم و اسلوب خود اس کی فطرت لسانی کی روح اور جان ہے اور کسی عرب کے دل و دماغ کو اس بیان سے متاثر ہونے سے نہیں بچایا جا سکتا اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کتاب عظیم کے اس اعجاز کی طرف اشارہ ہے جو قیامت تک کے تمام انسانوں کو شامل ہے۔

"وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّانَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَأْتُو بِسُورَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوا
شُھَدَاءَ کُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا
فَاتَّقُوا النَّارَالَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ" (۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا تو اس جیسی
ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو
پھر اگر نہ لاسکو تم ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی
اور پتھر ہیں جو تیار کر رکھی گئی ہے۔ کافروں کے لیے۔

قرآن حکیم کا نظم بھی اس کے وجوہ اعجاز میں ایک ہے عربوں کے جملہ اصناف کلام میں سے کسی میں بھی یہ نظم وترتیب موجود نہیں۔ قرآن کریم کے زور بیان اور ندرت کا راز اسی میں مضمر ہے، اس نظم وربط کا ایک نمایاں پہلو اس کی سورتوں کے فواتح وخواتم ہیں جن کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ بجائے خود ایک دلچسپی کا موضوع ہے اور اس سے قرآن حکیم کے اعجاز کے بعض پہلوؤں کا انکشاف بھی ہوتا ہے۔

فواتح السور القرآن کا مفہوم:

فواتح فاتحہ کی جمع ہے اس کا سہ حرفی مادہ ف، ت، ح، ہے جس کا لفظی معنی کھولنا اور کسی بھی چیز کی ابتداء کے ہیں۔ ابن منظور لکھتے ہیں۔

"فتح الاغلاق الفتح نقيض الاغلاق وفاتحة الشئى ،اوله فواتح القرآن اوائل السوره(۲)

یہ لفظ قرآن و حدیث میں متعدد مقامات پر لغوی طور پر انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

جن فواتح کو زیر نظر مقالہ میں بطور اصطلاح استعمال کیا جائے گا اس سے مراد فواتح السور القرآن ہے جس کا مطلب قرآن حکیم کی سورتوں کا آغاز یا ابتدائی حصہ ہے۔

علمائے مفسرین نے اس اصطلاح کو افتتاح السور سے بھی تعبیر کیا ہے۔ (۳)

فواتح سور القرآن کی اہمیت:

ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جس چیز پر پہلی نظر پڑتی ہے وہ اس چیز کا ظاہری یا ابتدائی حصہ ہوتا ہے اور اسی سے انسان اس کے اچھے یا برے ہونے کا تاثر لیتا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم کی سورتوں پر پہلی نظر پڑتے ہی انسان اس کی فصاحت، بلاغت اور ربط و نظم سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس وجہ سے علمائے مفسرین نے فواتح السور القرآن کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا۔

اہل بیان کا قول ہے حسن الابتداء بلاغت کی جان ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ کلام کے آغاز میں عبارت کی خوبی اور لفظ کی پاکیزگی کا بہت زیادہ خیال رکھا جائے کیونکہ جس وقت کوئی کلام کانوں میں پڑنا شروع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوگا۔اگر اس وقت عبارت کا چہرہ درست ہوا تو سننے والا بڑی توجہ سے وہ کلام سنے گا اور اسے اپنے ذہن میں محفوظ کرنے کی کوشش کرے گا ورنہ عبارت کا چہرہ خراب ہونے کی صورت میں باقی کلام خواہ کتنا ہی پاکیزہ ہو سامع کو ابتداء کے بھونڈے الفاظ سن کر کچھ ایسی نفرت ہوگی کہ وہ کبھی اس کو سننا گوارا نہ کرے گا.اسی وجہ سے یہ ضروری ہے کہ آغاز کلام میں بہتر سے بہتر،شیریں سلیس،خوش نما اور معنی کے اعتبار سے صحیح تر اور واضح) تقدیم و تاخیر اور تعقید سے خالی اور عدم مناسبت سے بری لفظ لایا جائے اور کلام مجید کی سورتوں کے فواتح بہترین وجوہ، نہایت بلیغ اور کامل ہو کر آتے ہیں مثلاً تحمیدات،حروف تہجی اور نداء وغیرہ.(۴)

فواتح السور القرآن کی اقسام:

قرآن حکیم کی سورتوں کا آغاز کسی ایک طرز یا نوعیت سے نہیں ہوتا بلکہ مختلف انداز واقسام سے ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ابتداء میں ایسے الفاظ اور موضوع کو لایا جاتا ہے جو سورہ میں زیادہ تر مقصود بیان اور ملحوظ ہو. چنانچہ علمائے مفسرین نے فواتح السور القرآن پر سیر حاصل بحث کی ہے جس کے نتیجے میں ان کی تحقیق و تالیف قابل ذکر ہیں .علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں:

''ابن ابی الاصبع نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب تالیف کی ہے اور اس کا نام الخواطر السوانح فی اسرار الفواتح رکھا ہے اور میں اس نوع (فواتح السور القرآن) میں اس کتاب کا ملخص کچھ زائد باتوں کے ساتھ جو مختلف کتابوں سے لی گئی ہیں.درج کرتا ہوں۔(۵)

تلاش وتحقیق سے مجموعی طور پر یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی سورتوں کا افتتاح دس انواع کے ساتھ فرمایا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱. قرآن حکیم کی کئی سورتوں کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے ہوا ہے اور حمد وثناء کی دو اقسام ہیں۔

اولاً. اللہ تعالیٰ کے لیے صفات مدح کا اثبات

ثانیاً. صفات نقص کی ذات باری تعالی سے نفی اور ایسی صفتوں سے اللہ تعالیٰ کیذات کا تنزیہ

چنانچہ پہلی قبیل میں پانچ سورتوں کا آغاز تحمید سے کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہیں:

سورۃالفاتحہ: الحمد للہ رب العٰلمین۔(۶)

سورۃالانعام: الحمدللہ الذی خلق السموات والارض۔(۷)

سورۃالکہف: الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الْکِتٰبُ ۔(۸)

سورۃسبا: الحمدللہ الذی لہ مافی السموات وما فی الارض۔(۹)

سورۃفاطر: الحمد للہ فاطر السموات والارض۔(۱۰)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جبکہ دوسورتوں میں تبارک کے عنوان سے، جس میں ذات باری تعالیٰ کے لئے اثبات حمد ہے، ابتداء فرمایا:

سورۃالفرقان: تَبٰرَكَ الذی نَزَّلَ الفرقان علی عبده لیكون للعالمین نذیراً۔ (١١)

سورۃالملك: تَبٰرَكَ الذی بیدہِ الملك وهو علی كل شیٔ قدیر۔(١٢)

٢. قرآن کریم کی سات سورتوں کی ابتداء تسبیح کے صیغے کے ساتھ ہوئی ہے۔ الکرمانی ''متشابہ القرآن'' کے بیان میں لکھتے ہیں کہ تسبیح ایک ایسا کلمہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے استعمال فرمایا ہے چنانچہ ان سورتوں کا آغاز اس کلمہ کے ساتھ ہوا ہے۔

سورۃبنی اسرائیل: سبحان الذی اسری بعبده۔(١٣)

سورۃالحدید: سَبَّحَ لِلّٰهِ مافی السموات والَارْض۔(١٤)

سورۃالحشر: سَبَّحَ لِلّٰهِ مافی السّموات والَارْض۔(١٥)

سورۃاَلصَّفْ: سَبَّحَ لِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔

سورۃالجمعة: یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مافی السموات والاَرْض۔(١٦)

سورۃالتغابن: یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مافی السّموات ومافی الاَرْض۔(١٧)

سورۃالاعلیٰ: سَبِّحِ اِسْمِ ربك الاَعْلیٰ۔(١٨)

مذکورہ بالا سورتوں میں سے پہلی میں مصدر دوسری اور تیسری میں ماضی، چوتھی، پانچویں سورت مضارع اور چھٹی سورۃ میں امر کا صیغہ استعمال کر کے اس کلمہ کا اس کی ہر جہت سے استعمال کر لیا گیا ہے۔(١٩)

٢۔حروف تہجی یا حروف مقطعات:

حروف تہجی سے قرآن حکیم کی انتیس (٢٩) سورتوں کا آغاز فرمایا ہے جنہیں حروف مقطعات بھی کہتے ہیں ان کو سورتوں کا نقطہ آغاز یا فواتح السوُر کہا جاتا ہے سورتوں کے یہ فواتح پانچ اقسام پر آتے ہیں. جو درج ذیل ہیں۔

ا۔بسیط مقطعات:

یہ حروف کی وہ قسم ہے جو صرف ایک حرف پر مشتمل ہے اور یہ تین سورتیں ہیں۔

سورۃص: ص والقرآن ذی الذکر۔(٢٠)

سورۃق: ق والقرآن المجید۔(٢١)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سورۃالقلم: ن والقلم ومایسطرون۔(۲۲)

۲. دوحروف سے مرکب مقطعات:

ایسے مقطعات قرآن حکیم کی دس سورتوں کے آغاز میں آئے ہیں جو یہ ہیں۔

سورۃطٰہٰ: طه ‌o مانزلنا عليك القرآن لتشقى.(۲۳)

سورۃالنمل: طس o تلك آيت القرآن و كتاب مبين (۲۴)

سورہ یس: يس o و القرآن الحكيم(۲۵)

سورۃمومن: حم o تنزيل الكتاب من الله العزيز الحكيم.(۲۶)

سورۃحم السجدۃ: حم o تنزيل من الرحمن الرحيمْ(۲۷)

سورۃالزخرف: حم o والكتب المبين(۲۸)

سورۃالدخان: حم o والكتب المبين(۲۹)

سورۃالجاثیہ: حم o تنزيل الكتب من الله العزيز الحكيم(۳۰)

سورۃالاحقاف: حم o تنزيل الكتب من الله العزيز الحكيم(۳۱)

۳. تین حروف سے مرکب مقطعات:

اس نوع میں قرآن حکیم کی تیرہ سورتیں آتی ہیں۔

سورۃالبقرۃ: الم o ذالك الكتاب لاريب فيه.(۳۲)

سورۃال عمران: الم o الله لااله الاهوالحى القيوم(۳۳)

سورہ یونس: الرا o تلك آيٰت الكتب الحكيم(۳۴)

سورہ ھود: الر o كتٰبٌ اُحْكمت ايٰتهٗ (۳۵)

سورۃیوسف: الر o تلك ايت الكتب المبين(۳۶)

سورۃابراھیم: الر o كتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ(۳۷)

سورۃالشعراء: طسم o ہ تلك ايت الكتب المبين(۳۸)

سورۃالقصص: طسم o تلك ايت الكتب المبين(۳۹)

سورۃالحجر: الر o تلك ايت الكتب و قرآن مبين(۴۰)

سورۃالعنکبوت: الم o احسب الناس ان يتركوا(۴۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سورۃالروم: الم ﴿ غلبت الروم(۴۲)

سورۃلقمن: الم ﴿ تلك ايت الكتب الحكيم(۴۳)

سورۃالسجدۃ : الم ﴿تنزيل الكتب لا ريب فيه من رب العلمين (۴۴)

۴. چار حروف سے مرکب مقطعات:

قرآن کریم کی دوسورتیں چار حروف سے مرکب مقطعات سے شروع ہوئی ہیں۔

سورۃالاعراف: المص ﴿ كتٰب انزل اليك(۴۵)

سورۃالرعد: المر﴿ تلك ايت الكتب(۴۶)

۵. پانچ حروف سے مرکب مقطعات:

صرف دوسورت کا آغاز پانچ حروف پر مشتمل مقطعات سے ہوتا ہے۔

سورۃمریم: كهيعص ﴿ ذكر رحمت ربك عبده ذكريا.(۴۷)

سورۃالشوری: حم ﴿ عسق كذالك يو حى اليك (۴۸)

حروف مقطعات کی حکمت:

مفسرین حروف مقطعات کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان حروف کے ذکر سے یہ فائدہ مقصود ہے کہ یہ قرآن ،حروف تہجی یعنی ا، ب، ج ،د ہی سے مرکب اور مرتب ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ قرآن مجید کا کچھ حصہ مقطع (جدا جدا) حروف میں آیا ہے اور باقی تمام مرکب الفاظ ہیں غرض یہ تھی کہ جن لوگوں کی زبان میں قرآن حکیم کانزول ہوا ہے وہ معلوم کرلیں کہ قرآن انہی کی زبان میں ہے اور انہی حروف میں نازل ہوا ہے جن کو وہ جانتے اور اپنے کلام میں برتتے ہیں اور یہ بات ان لوگوں کے قائل کرنے اور ان کے قرآن حکیم کے مثل لانے سے عاجز ہونے کا ثبوت دینے کے لیے ایک زبردست دلیل ہے کیونکہ اہل عرب باوجود یہ معلوم کرلینے کے کہ قرآن حکیم انہی کی زبان میں اترا اور انہی حروف تہجی کے ساتھ نازل ہوا جس سے وہ اپنے کلام کو بناتے ہیں. پھر بھی قرآن کی اس تحدی (چیلنج) کو قبول کرنے سے عاجز رہے کہ اس کے مثل کوئی سورہ یا کم از کم ایک آیت ہی پیش کرسکیں۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ بالا صرف مقطعات میں تین سورتوں کو چھوڑ کر، متصل ہی اللہ تعالٰی نے کلام الٰہی کے اعجاز واضح برتری۔ مقصود کتاب اور من جانب اللہ ہونے کا صراحتاً تذکرہ کیا ہے۔(۴۹)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی مقطعات کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں.'' حروف مقطعات کے سلسلے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں سب سے پہلے یہ حقیقت ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ان کی حیثیت ان سورتوں کے نام یا عنوان کی سی ہے .جس سورۃ سے اس کا تعلق ہوتا ہے چنانچہ جو باتیں سورۃ میں تفصیلی طور پر موجود ہوتی ہیں وہ اجمالی طور پر حروف مقطعات میں بھی مضمر ہوتی ہیں .مثلاً جب کوئی کتاب لکھی جاتی ہے تو اس کا ایک نام رکھا جاتا ہے .لیکن نام رکھنے میں ہمیشہ کتاب کے مضمون کی مناسبت کا خیال رکھا جاتا ہے .اور ایک ایسا نام تجویز کیا جاتا ہے .جس کے سنتے ہی کتاب کی حقیقت اور اس کا مفہوم سننے والے کے ذہن میں آ جائے .مثلاً امام بخاریؒ نے اپنی حدیث کا نام ''الجامع الصحیح المسند فی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا ہے اس نام کے سنتے ہی یہ علم ہو جاتا ہے کہ اس کتاب میں آنحضرت کی احادیث صحیحہ کو جمع کیا گیا ہے ۔(۴۸)

حضرت شاہ ولی اللہؒ کی بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سورتوں کے آغاز میں آنے والے حروف تہجی دراصل اس سورۃ میں مذکور مضامین کی مناسبت سے آتے ہیں۔

۳. نداء:

قرآن حکیم کی دس سورتوں کا افتتاح حروف نداء سے کیا گیا ہے جن میں سے پانچ میں پیغمبر اکرمؐ کو مخاطب کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔

سورۃالاحزاب: یاایھا النبی اتق اللہ(۵۱)

سورۃالطلاق: یاایھا النبی اذطلقتم النساء(۵۲)

سورۃالتحریم: یاایھا النبی لما تحرم(۵۳)

سورۃالمزمل: یاایھا المزمل(۵۴)

سورۃالمدثر: یاایھا المدثر(۵۵)

پانچ سورتوں میں امت کو بذریعہ نداء مخاطب کیا گیا ہے۔

سورۃالنساء: یاایھا الناس اتقوا ربکم(۵۶)

سورۃالمائدۃ: یاایھا الذین امنوا اوفوا بالعقود(۵۷)

سورۃالحج: یاایھا الناس اتقوا ربکم(۵۸)

سورۃالحجرات: یاایھا الذین امنوا لاتقدموا(۵۹)

سورۃالممتحنہ: یاایھا الذین آمنوا لاتتخذوا(۶۰)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۔ جملہ خبریہ:

قرآن حکیم کی تیس سورتوں کو جملہ خبریہ سے شروع کیا گیا ہے۔

سورۃالانفال:	یسئلونك عن الانفال(۵۹)
سورۃالتوبۃ:	برآۃ من اللہ ورسولہ(۶۰)
سورۃالنحل:	اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ(۶۱)
سورۃالانبیاء:	اقترب للناس حسابھم(۶۲)
سورۃالمومنون:	قدافلح المومنون(۶۳)
سورۃالنور:	سورۃ انزلنھا وفرضناھا(۶۴)
سورۃالزمر:	تنزیل الکتب من اللہ العزیز الحکیم(۶۵)
سورۃمحمد:	الذین کفروا وصدوا(۶۶)
سورۃالفتح:	انا فتحنا لك فتحاً مبینا (۶۷)
سورۃالقمر:	اقتربتِ الساعۃ وانشق القمر(۶۸)
سورۃالرحمن:	الرحمن ○ علّم القرآن(۶۹)
سورۃالمجادلۃ:	قدسمع اللہ قول التی(۷۰)
سورۃالحاقۃ:	الحاقۃ ○ ماالحاقۃ(۷۱)
سورۃالمعارج:	سال سائل بعذاب واقع(۷۲)
سورۃنوح:	إنا ارسلنا نوحاً الی قومہ(۷۳)
سورۃالقیامۃ:	لااقسم بیوم القیامۃ(۷۴)
سورۃعبس:	عبس و تولی(۷۵)
سورۃالبلد:	لااقسم بھذاالبلد(۷۶)
سورۃالقدر:	انا انزلناہُ فی لیلۃالقدر(۷۷)
سورۃالبینۃ:	لم یکن الذین کفروا(۷۸)
سورۃالقارعۃ:	القارعۃ مالقارعۃ(۷۹)
سورۃالتکاثر:	الھکم التکاثر(۸۰)
سورۃالکوثر:	انا اعطینك الکوثر(۸۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قسم:

قرآن حکیم کی پندرہ سورتوں کا آغاز قسم سے کیا گیا ہے۔ ہر ایک کی تفصیل یہ ہے۔

سورۃالصفٰت: والصفٰت صفاً(۸۲)اس میں ملائکہ کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالبروج: والسّماء ذات البروج(۸۳)اس میں آسمانوں کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالطارق: والسّماء والطارق(۸۴) اس میں بھی آسمانوں کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالنجم: والنّجم اذاھویٰ(۸۵)اس میں لوازم افلاک کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالفجر: والفَجْر ولَیال عشر(۸۶)اس میں لوازم افلاک کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالشمس: والشّمْسِ وَالضُّحٰھا(۸۷)اس میں لوازم افلاک کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالیل: والّیل اِذا یَغْشٰی(۸۸)اس میں لوازم افلاک کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالضحی: والضحی وَالّیل اذا سجی(۸۹)اس میں لوازم افلاک کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالعصر: والعصران الانسان لفی خسر(۹۰)اس میں لوازم افلاک کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالذاریات: والذاریات ذرواً(۹۱)اس میں ہوا کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالمرسلات: والمرسلات عرفاً(۹۲)اس میں ہوا کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالطور: والطور وکتب مسطور(۹۳)اس میں پہاڑ اور کتاب کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالتین: والتین والزیتون(۹۴)اس میں نبات کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالنازعات: والنازعات غرقاً(۹۵)اس میں حیوان ناطق کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃالعادیات: والعادیات ضبحاً(۹۶)اس میں حیوان ناطق کی قسم کھائی گئی ہے۔

قرآن حکیم کے طرز خطاب میں ایک خصوصی اور نمایاں طرز یہ بھی ہے کہ اکثر مطالب و مضامین کو قسم کے عنوان سے بیان کیا جاتا ہے جو ان مضامین کی صداقت و حقانیت کی گویا دلیل و برہان ہوتی ہے اہل عرب کا یہ خصوصی ذوق تھا کہ جب کسی امر پر ان کو اصرار ہوتا اور اس کی حقانیت و صداقت کو مخاطب پر واضح کرنا چاہتے تو اس مقام پر قسم کا عنوان اختیار کرتے اور قرآن کریم چونکہ لغت عرب پر نازل ہوا اس لیے ان کے اس خصوصی ذوق کی رعایت بھی ایسے معجزانہ انداز کے ساتھ کلام اللہ میں رکھی گئی ہے کہ وہ اقسام قرآن کے لطائف پر حیرت زدہ ہوتے اور بجز اس اعتراف کے کوئی چارہ کار نہ ہوتا کہ خدا کی قسم یہ کلام بشر نہیں ہے۔

حافظ ابن القیم اپنی کتاب ''البیان فی اقسام القرآن'' میں فرماتے ہیں تمام مضامین میں اس امر کی توضیح فرمائی کہ جہاں جس چیز کی قسم کھائی اس چیز کو وہاں بیان کردہ مضمون سے پوری مناسبت ہوتی ہے۔(۹۷)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶۔ کلام شرط:

سورتوں کی چھٹی نوع کلام شرط ہے اس سے سات سورتیں شروع ہوتی ہیں۔

سورۃالواقعة:	اذا وقعت الواقعة(۹۸)
سورۃالمنافقون:	اذا جاءَكَ المنافقون(۹۹)
سورۃالتکویر:	اذا الشَّمْس كُوِّرَتْ(۱۰۰)
الانفطار	اذا السّمآءُ انفطَرت (۱۰۱)
الانشقاق	اذا السّمآءُ انشقت (۱۰۲)
الزّلزال	اذا زُلزلتِ الارض زِلزالَها (۱۰۳)
النّصر	اذا جآء نصر اللّٰه والفتح (۱۰۴)

۷۔ اَمر:

قرآن حکیم کی چھ سورتوں کا آغاز صیغہ اَمر سے ہوتا ہے:

الجنّ	قُل اوحی اِلیّ انه استمع.....(۱۰۵)
العلق	اقراء باسم ربّك الّذی خلق....(۱۰۶)
الکافرون	قُل یٰا یها الکٰفرون (۱۰۷)
الاخلاص	قُل هُو اللّٰه اَحد (۱۰۸)
الفلق	قُل اَعوذ بِرَبّ الفلق (۱۰۹)
النّاس	قُل اَعوذ بِرَب النّاس (۱۱۰)

۸۔ استفہام:

قرآن حکیم کی چھ سورتوں کا آغاز استفہام سے ہوتا ہے:

الدّهر	هل اتیٰ علی الانسان.....(۱۱۱)
النّبا	عَمّ یتسآء لون (۱۱۲)
الغاشیه	هل اتٰك حدیث الغاشیة (۱۱۳)
الانشراح	اَلَم نشرح لك صدرك (۱۱۴)
الفیل	اَلَم ترکیف فعل.....(۱۱۵)
الماعون	اَرء یت الّذی یکذّب..... (۱۱۶)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۹۔ دُعا:

صرف تین سورتوں کا آغاز دُعا سے ہوتا ہے:

المطففّین	وَیل للمطففین (۱۱۷)
الھمزۃ	ویل لکّل ھُمزۃ (۱۱۸)
اللّھب	تبّت یدآ ابی لھب (۱۱۹)

۱۰۔ تعلیل کلام:

قرآن حکیم کی صرف ایک سورہ تعلیل کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔

سورۃقریش: لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ (۱۲۰)

ابوشامہ نے ان دس انواع کو دو اشعار میں یوں بیان کر دیا ہے۔

اثنی علی نفسه سبحانه بثبو ت الحمد والسلب لما استفتح السورا
والا مروالشرط والتعلیل والقسم الد عاحروف التهجی استفهم الخیرا.(۱۲۱)

فواتح السور القرآن کے بارے میں شاہ ولی اللہ کا نقطہ نظر:

برصغیر میں فہم قرآنی کے عظیم عالم شاہ ولی اللہ نے فواتح سور القرآن کے ضمن میں بڑی دلچسپ بحث کی ہے وہ لکھتے ہیں۔

''چونکہ قرآن مجید کی سورتوں کا اسلوب بالکل بادشاہوں کے فرمان جیسا تھا اس وجہ سے ان سورتوں کی ابتداء اور انتہاء میں بھی مکاتیب کا ہی انداز اختیار کیا گیا چنانچہ جس طرح بعض مکاتیب خدا کی حمد وثناء سے شروع کیے جاتے ہیں اور بعض مکاتیب کی ابتداء غرض تحریر کی وضاحت سے کی جاتی ہے بعض مکاتیب ایسی بھی ہوتی ہیں جن کا کوئی عنوان نہیں ہوتا بعض مکاتیب طویل ہوتے ہیں اور بعض مختصر، بالکل اس انداز سے اللہ تعالیٰ نے بھی بعض سورتوں کو حمد وثناء سے شروع کیا اور بعض کو غرض تحریر کی وضاحت سے مثلاً ذالك الكتاب لاريب فيه هدی للمتقین (۱۲۲) ''سورہ انزلنها و فرضنا ها'' (۱۲۳) یہ انداز بالکل وہی ہے جیسا کہ عام تحریروں میں اختیار کیا جاتا ہے مثلاً ''هذا ماصالح علیه فلان و فلان ،هذا ما اوصی به فلان'' یعنی وہ تحریر ہے جس پر فلاں فلاں نے اتفاق کیا ہے یہ وہ تحریر ہے جس کی فلاں آدمی نے وصیت کی ہے۔

آنحضرتؐ نے صلح حدیبیہ پر جو عہد نامہ تحریر فرمایا تھا اس کی ابتداء بھی اس طرح ہوئی تھی. ہذا ما قاضیٰ علیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یہ وہ عہد نامہ ہے جسے آنحضرتؐ نے منظور فرمایا ہے)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعض آیات کی ابتداء اس انداز سے ہوتی ہے جس انداز کے وہ نامے ہوتے ہیں جن کی ابتداء کاتب اور مکتوب کے نام سے کی جاتی ہے .مثلاً

تنزیل من اللہ العزیز الحکیم.(۱۲۴)

کتٰبٌ اُحْکِمَتْ آیاتُہ ثُمَّ فُصِّلتْ مِنْ لَدُنْ حکیمٍ خبیرٍ.(۱۲۵)

ان آیات کے آغاز کا انداز ان تحریروں سے مشابہت رکھتا ہے جو اس انداز سے شروع کی جاتی ہیں جب آنحضرتؐ نے ہرقل شاہ روم کے پاس نامہ بھیجا تھا اس کی ابتداء یوں ہوئی تھی۔

من محمد رسول اللّٰہ الی ھر قل عظیم الروم.

اللہ کے رسول محمدؐ کی طرف سے شاہ روم ہرقل کے نام

بعض سورتیں مختصر واقعات اور تحریروں کے انداز پر بغیر کسی عنوان کے بھی نازل ہوئی ہیں۔

اذا جاءك المنافقون(۱۲۶)

قدسمع اللہ قول التی تجادلك فی زوجھا(۱۲۷)

یا ایھا النبی لم تحرم(۱۲۸)

اسی طرح اہل عرب کا فصیح ترین کلام قصائد کی شکل میں ہے قصائد میں اصل مقصد سے پہلے تمہید کے طور پر تشبیب لکھی جاتی ہے اور تشبیب میں عجیب وغریب مقامات اور حیرت انگیز اور ہولناک واقعات کا ذکر کرنا ان کی بہت پرانی روایت ہے قرآن مجید کی بعض سورتوں میں یہ اسلوب بھی اختیار کیا گیا ہے .مثلاً

والصٰفٰت صفاً فالزاجرات زجرًا(۱۲۹)

والذاریت زروًافا لحاملات وقراً(۱۳۰)

اذالشمس کورت واذا النُّجُوم انکدَرَتْ(۱۳۱)

شاہ ولی اللہ کی مذکورہ بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سورتوں کا آغاز فرمان کی مناسبت سے ہے اور یہ عرب کے اس اسلوب کے عین مطابق ہے جسے وہ اپنی تحریر میں استعمال کرتے تھے۔(۱۳۲)

کسی چیز کا ظاہری حسن ہی اس کی عمدہ خوبی کا پتہ دیتی ہے .یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم کے فواتح بھی اپنی خوبی اور حسن میں بے مثال ہیں اور یہی اس کے اعجاز کی ایک لطیف سی دلیل ہے .جب ہم قرآن حکیم کی سورتوں کے فواتح کا جائزہ لیتے ہیں تو عمدہ کلام کی تمام خوبیاں اس میں موجود پاتے ہیں. چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ فواتح السور کے عمدہ اور جامع ہونے پر یوں بحث کرتے ہیں۔

'' کلام کے عمدہ ابتداء کی ایک خاص ترین نوع ،نوعۃ الاستھلال نامی بھی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آغاز کلام اس چیز پر مشتمل ہو جو کہ متکلم فیہ کے مناسب حال ہے اور اس میں باعث سیاق کلام کا اشارہ موجود ہو۔''(۱۳۳)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چنانچہ اس بارے میں سب سے اعلیٰ اور احسن نمونہ سورۃ الفاتحہ ہے جو کہ قرآن کریم کا مطلع اور اس کے تمام مقاصد پر مشتمل ہے .اس کی تفصیل یوں ہے'' خداوند کریم نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائیں اور ان سب کے علوم چار کتابوں توریت ،زبور،انجیل اور قرآن میں ودیعت رکھ دیئے.پھر توریت ،زبور،اور انجیل کے علوم قرآن میں ودیعت رکھے اور علوم القرآن کو اس حصہ میں مفصل رکھا.اور مفصل کے جملہ علوم صرف سورہ فاتحہ میں ودیعت فرما دیئے لہذا جو شخص سورہ فاتحہ کی تفسیر معلوم کرے گا وہ گویا تمام کتب منزلہ کی تفسیر سے واقف ہو جائے گا۔(۱۳۴)

خواتم سور القرآن:

خواتم کا سہ حرفی مادہ خ،ت،م ہے .یہ ثلاثی مجرد سے باب ''ضَرَبَ'' سے آتا ہے ختماً و ختاماً الخاتم. بمعنی ہر چیز کا اختتام ،خواتم (جمع) ہے(۱۳۵) جبکہ ابن منظور لکھتے ہیں۔

خَتَمَ یَخْتَمُ ختماًو ختاماًالاخیر عن الحیاتی والجمع خواتم وخواتیم .ویقال ختم فلان القرآن اذا قرء ہ الی اخرہ و خاتم کلی شئی.وخاتمہ ،عاقبۃ،واخرہ.(۱۳۱)

مذکورہ بحث میں خواتم السور سے مراد سورتوں کا آخری حصہ یااختتام ہے بعض مفسرین اس اصطلاح کو مقاطع السوریامنتہائے سور کے نام سے بھی تعبیر کرتے ہیں .اس مفہوم کی تائید مندرجہ ذیل احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

من حفظ من خواتیم سورۃ الکھف(۱۳۶)

اعطی خواتیم سورۃالبقرۃ(۱۳۷)

قال خاتمۃ سورۃ البقرۃ فانھا(۱۳۸)

کسی کلام کا آخری حصہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے کسی طرح سے بھی پہلے حصے سے کم نہیں ہوتا دراصل یہ وہ آخری کلمات ہوتے ہیں جو انسانی ذہن پر گہرا اثر ڈالتے ہیں قرآن حکیم کی سورتوں کا خاتمہ بھی اپنے حسن اورفصاحت و بلاغت کے لحاظ سے کسی اعجاز سے کم نہیں.اگر بنظر غائرخواتم السور کا مطالعہ کیا جائے تو سابقہ مضمون کا خلاصہ جامع انداز سے سامنے آتا ہے.یہی وجہ ہے علماء مفسرین نے خواتم السور القرآن کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے جلال الدین سیوطی رقم طراز ہیں۔

''یہ بھی فواتح ہی کی طرح حسن وخوبی میں طاق ہیں اس لیے کہ یہ کلام کے وہ مقامات ہیں جو آخر میں گوش زد ہوا کرتے ہیں اور اس باعث سے یہ سامع کو انتہائے کلام کا علم حاصل کرانے کے ساتھ معانی بدیعہ کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھی متضمن ہو کر آتے ہیں یہاں تک کہ ان کے سننے سے پھر سے نفس کو بعد میں ذکر کی جانے والی بات کا کوئی شوق باقی نہیں رہتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سورتوں کا اختتام دعاؤں، نصیحتوں، فرائض، تمہید، تہلیل، مواعظ، وعد، وعید اور جامع صفات الٰہیہ پر ہوا ہے۔(۱۴۰)

مقصود اس اقتباس سے یہ ہے کہ قرآن حکیم کی سورتوں کا خاتمہ اتنے عمدہ کلام پر ہوتا ہے کہ اس سے بڑھ کر عمدگی اور حسن کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔اس کی حکمت یہ ہے کہ یہ ماسبق کلام کا خلاصہ ہوتے ہیں اور پورے موضوع کو سمیٹ رہے ہوتے ہیں تا کہ انسان تشنگی محسوس نہ کرے اور نہ ہی سوچ سکے کہ اس سے بہتر خاتمہ لایا جاسکتا تھا۔

خواتم السور پر شاہ ولی اللہ کی بحث:

شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک قرآن حکیم کی سورتوں کی مثال شاہی فرمان کی طرح ہے یہی وجہ ہے کہ سورتوں کی ابتداء وانتہاء میں مکاتب کے طریقہ کی رعایت رکھی گئی ہے چنانچہ رقم طراز ہیں۔

''جس طرح مکتوبات کو کلمات جامع، وصایائے نادرہ اور احکامات سابقہ کے لیے تائیدات اور اس کی مخالفت کرنے والے کے لئے تہدیدات پر تمام کرتے ہیں ایسے ہی خداوند تعالیٰ نے سورتوں کے آخری حصہ کو کلمات جامع اور حکمت کے سرچشموں سے تائیدات بلیغہ اور تہدیدات عظیمہ پر ختم فرمایا نیز جس طرح بعض مکاتیب کا اختتام کبھی جامع کلمات پر کیا جاتا ہے اور کبھی اچھی اچھی وصیتوں اور نصیحتوں پر، اسی انداز پر کلام مجید میں بھی مختلف سورتوں کو کبھی جوامع کلم اور کبھی احکام کے لواحق پر اور کبھی انتہائی سخت قسم کی تاکید پر تمام کیا جاتا ہے۔''(۱۴۱)

شاہ ولی اللہؒ کے اسی نقطہ نظر کے پیش نظر سورۃ البقرۃ کا خاتمہ نہایت عمدہ دعاؤں اور جامع کلمات پر ہوا ہے جو حسن خاتمہ کی ایک دلیل ہے۔اسی طرح وصایا (نصائح اور ہدایات) کی عمدہ نظیر سورۃ آل عمران ہے۔

یا ایھا الذین امنو اصبروا و صابروا وارابطوا و اتقوالله لعلکم تفلحون۔(۱۴۲)

سورۃ النساء کا خاتمہ فواتح کی طرح احکام کی تاکید اور صفات الٰہیہ پر ہوا ہے۔اسی طرح سورۃ یوسف کے خاتمے میں قرآن حکیم کی جامع صفات اور اس میں مذکور واقعہ کی حکمت و موعظت بیان ہوئی ہیں۔فواتح وخواتم میں ربط کی چند مثالیں:

اگر سورۃ الانعام کے فاتحہ و خاتمہ پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس میں صفات الٰہیہ کا اتباع کیا گیا ہے۔ آغاز اس آیت سے ہوتا ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الحمدللّٰہ الذی خلق السمٰوات والارض وجعل الظلمت والنور
ثم الذین کفروا بربھم یعدلون"(۱۴۳)

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور اندھیرا اوراجالا بنایا پھربھی یہ کافر اوروں کو اپنے رب کے ساتھ برابر ٹھہراتے ہیں۔

سورۃ الانعام کی مذکورہ ابتدائی آیت میں اللہ تعالیٰ کی حمدوثناء تخلیق ارض وسماء اور نور وظلمات کا ذکر ہے ساتھ ہی شرک کا رد بھی کر دیا گیا ہے۔ جبکہ خاتمہ ان جملوں پر کیا گیا ہے۔

وھو الذی جعلکم خلٰئف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجٰت
لیبلوکم فی ما اٰتٰکم ان ربک سریع العقاب وانہ لغفور رحیم(۱۴۴)

اور وہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین پر اپنا نائب بنایا اور تم میں سے بعض کے بعض پر درجے بلند کر دیئے تا کہ تمہیں اپنے دیئے ہوئے حکموں میں آزما لے بے شک تیرا رب جلدی عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں انسان کی زمین پر حیثیت، آزمائش، سرعت، عذاب اور اسکی رحمت ومغفرت کا ذکر ہے۔

اگر مذکورہ سورۃ کے فاتح وخاتم پر غور کریں تو اس میں ایک خاص معنوی ربط نظر آئے گا.مثلاً سورۃ کا آغاز تحمید سے کیا گیا اور خاتمہ مغفرت ورحمت پر ہے . جب انسان اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے تو وہی مغفرت و رحمت کا سزاوار بھی ہوتا ہے اسی وجہ سے تحمید کو مقدم کیا گیا۔ پھر تخلیق ارض وسماء کا ذکر کرنے کے بعد ضرورت تھی کہ اس کارخانہ عالم کو کوئی چلائے تو اللہ تعالیٰ نے انسان ہی کو زمین میں اپنا نائب بنایا.پھر جب نیابت سے نوازا تو اللہ تعالیٰ کی آزمائش کی اس گھڑی میں کافر لوگ ناکام ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے مطیع کامیاب، جو لوگ اس کے بعد بھی خدا کو ماننے اور جاننے میں ہٹ دھرمی سے کام لے رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے سریع الحساب ہے اور جو صحیح حق خلافت کو ادا کر رہے ہیں تو ان کے لیے غفور رحیم ہے۔

اثبات آخرت یا تذکر بما بعد الموت کی حامل سورۃ الواقعہ پر غور کریں تو اس میں بھی ایک ربط نظر آتا ہے جس کا آغاز یوں ہوتا ہے۔

اذا وقعت الواقعۃ O لیس لوقعتھا کاذبہ.(۱۴۵)

جب ہوجائے گی ہونے والی اس وقت اس کے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی۔

سورۃ کی ابتداء میں جس واقعہ کا ذکر ہے اس سے مراد قیامت ہے.فرمایا کہ یہ امر شدنی ہے یہ آ کر رہے گی اور تم کسی طرح بھی اس سے بھاگ نہ سکو گے نیز اگر تم اس وہم میں مبتلا ہو کہ تم کو جھوٹ موٹ ایک ہونے سے ڈرایا جارہا ہے تو اس میں جھوٹ کا ادنیٰ شائبہ بھی نہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سورۃ کی آخری آیت ہے:

"ان هذا لهم الحق المبين ٥ فسبح باسم ربك العظيم". (۱۴۶)

بے شک یہ تحقیقی ویقینی بات ہے پس اپنے رب کے نام کی تسبیح کرو جو بڑا عظمت والا ہے۔

اس آیت میں بالواسطہ طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب ہے اور تلقین اور استقامت ہے کہ جو باتیں اوپر بیان ہوئی ہیں سب یقینی حقائق ہیں ان میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں ہے البتہ تمہاری قوم کے لوگ نہیں مان رہے تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور اپنے رب عظیم کی تسبیح بیان کرو۔ مذکورہ سورۃ کے فاتحہ وخاتمہ سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں میں ربط موجود ہے شروع میں فرمایا کہ یہ ایک حقیقت ہے اور واقع ہونے والی ہے اس کے آنے میں تخلف نہیں ہو گا جبکہ آخر میں فرمایا کہ یہ حق الیقین ہے اس میں بھی کسی شائبہ کی گنجائش نہیں دونوں میں اس واقعہ کے لازمی ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ جب قیامت امر شدنی ہے تو اپنے رب عظیم کی تسبیح پڑھو کہ وہ ظلم سے پاک ہے اس دن ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق سزا ملے گی۔ (۱۴۸)

احکام کے سلسلے میں سورۃ العنکبوت ہے جس کے آغاز میں جہاد کا حکم ہے:

الم ٥ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ.

الم ٥ کیا لوگ خیال کرتے ہیں یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لائے ہیں چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔

اس آیت میں واضح طور پر اس امر کی طرف اشارہ ہے امت محمدیہ کی آزمائش جہاد سے ہو گی۔

آخری آیت میں ہے۔

والذين جاهدو افينا لنهد ينهم سبلنا وان الله لمع المحسنين . (۱۴۹)

اور جنہوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم ضرور اپنی راہیں سمجھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔

اس آیت میں واضح ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کے لئے اجر کا اعلان ہے اور ساتھ ہی یہ بشارت بھی کہ مجاہدین کو اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہو گی۔ مذکورہ سورۃ میں جس مضمون سے سورۃ کا آغاز کیا تھا اس پر خاتمہ فرمایا۔ شروع میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ اہل ایمان کی آزمائش لازمی ہے اور ایماندار اس امتحان میں سرخرو ہوں گے تو ان کے دو اجر ہیں اول ان کے لیے دنیا میں راستے آسان ہوں گے دوسرے آخرت میں معیت الٰہی نصیب ہو گی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فواتح وخواتم السور پر قلم اٹھانے والے علماء ومفسرین:

جن علماء ومفسرین نے فواتح وخواتم سورالقرآن کے ربط پر بطور خاص قلم اٹھایا ہے ان میں سرفہرست علامہ جلال الدین سیوطی ہیں.جن کی اس موضوع پر تصنیف ''مراصد المطالع فی تناسب المقاطع والمطالع'' کے نام سے ہے.اسی طرح علامہ کرمانی کی کتاب العجائب بھی اس موضوع پر بہترین ہے.برصغیر پاک وہند کے علماء میں شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب ''الفوز الکبیر'' میں ضمناً اس موضوع کا تذکرہ کیا ہے.البتہ مولانا اشرف علی تھانوی کی کتاب عربی زبان میں'' سبق الغایات فی نسق الایات '' اس موضوع پر عمدہ ہے دیگر مفسرین میں جنہوں نے اپنی تفاسیر میں اس امر کا خاص اہتمام کیا ہے۔فخر الدین رازی،احمد مصطفیٰ المرانی،عبدالحق حقانی صاحب ''فتح المنان'' اور مولانا اشرف علی تھانوی صاحبِ ''بیان القرآن'' شامل ہیں۔

حوالہ جات

۱۔البقرۃ۲:۲۳،۲۴ ۲۔ابن منظور،لسان العرب،دار صادر،بیروت ج۲،ص۵۲۷

۳۔السیوطی جلال الدین ،الاتقان فی علوم القرآن،مکتبہ المعارف الریاض،۱۹۹۶،ج۲،ص۳۹۳

۴۔نفس مصدر ۵۔نفس مصدر ۶۔الفاتحہ،۱،۱

۷۔الانعام،۶،۱ ۸۔الکھف،۱۸،۱ ۹۔سبا،۳۴،۱

۱۰۔فاطر،۳۵:۱ ۱۱۔الفرقان،۲۵،۱ ۱۲۔الملک،۷۷،۱

۱۳۔بنی اسرائیل،۱۷،۱ ۱۴۔الحدید،۵۷،۱ ۱۵۔الحشر،۵۹،۱

۱۶۔الجمعۃ،۶۲،۱ ۱۷۔التغابن،۶۴،۱ ۱۸۔الاعلیٰ،۸۷،۱

۱۹۔الاتقان،حوالہ مذکور،ج۲،ص۲۹۲ ۲۰۔ص،۳۸:۱ ۲۱۔ق،۵۰:۱

۲۲۔القلم ۲۳۔طٰہٰ،۲۰،۱ ۲۴۔النمل،۲۷،۱

۲۵۔یٰس،۳۶:۱ ۲۶۔مومن،۴۰:۱ ۲۷۔حٰم السجدۃ،۴۱،۱

۲۸۔الزخرف،۴۳،۱ ۲۹۔الدخان،۴۴،۱ ۳۰۔الجاثیہ ۴۵:۱

۳۱۔الاحقاف،۴۲:۱ ۳۲۔البقرۃ:۲،۱ ۳۳۔آلِ عمران:۳،۱

۳۴۔یونس:۱۰،۱ ۳۵۔ھود،۱۱:۱ ۳۶۔یوسف،۱۲،۱

۳۷۔ابراہیم،۱۴،۱ ۳۸۔الحجر،۱۵،۱ ۳۹۔الشعراء:۲۶،۱

۴۰۔القصص:۲۸،۱ ۴۱۔العنکبوت:۲۹،۱ ۴۲۔الروم:۳۰،۱

۴۳۔لقمٰن:۳۱،۱ ۴۴۔السجدۃ:۳۲،۱ ۴۵۔الاعراف،۷،۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۶۔الرعد،۱۳،۱	۴۷۔مریم،۱۹،۱	۴۸۔شوریٰ
۴۹۔الاتقان،حوالہ مذکور،ح۲،ص۲۹	۵۰۔شاہ ولی اللہ، الفوزالکبیر فی اصول التفسیر (مترجم) قرآن محل، تاجران کتب، کراچی، ۱۳۸۳ھ ص۱۶۶، ۱۶۷	
۵۱۔الاحزاب:۳۳،۱		
۵۲۔الطلاق،۶۵،۱	۵۳۔التحریم،۶۶:۱	۵۴۔المزمل:۷۳،۱
۵۵۔المدثر:۷۴،۱	۵۶۔المائدۃ:۵،۱	۵۷۔الحج:۲۲،۱
۵۸۔الحجرات:۴۹،۱	۵۹۔الانفال:۸،۱	۶۰۔التوبہ:۹،۱
۶۱۔النحل،۱۶،۱	۶۲۔الانبیاء،۲۱،۱	۶۳۔المومنون:۲۳،۱
۶۴۔النور:۲۴،۱	۶۵۔الزمر:۳۹،۱	۶۶۔محمد:۴۷،۱
۶۷۔الفتح:۴۸،۱	۶۸۔القمر:۵۴،۱	۶۹۔الرحمٰن:۵۵،۱
۷۰۔المجادلہ:۶۹،۱	۷۱۔الحاقہ:۶۹،۱	۷۲۔المعارج:۷۰،۱
۷۳۔نوح:۷۱،۱	۷۴۔القیٰمۃ:۷۵،۱	۷۵۔عبس:۸۰
۷۶۔البلد:۹۰،۱	۷۷۔القدر:۹۷،۱	۷۸۔البینہ:۹۸،۱
۷۹۔القارعۃ:۱۰۱،۱	۸۰۔التکاثر:۱۰۲،۱	۸۱۔الکوثر:۱۰۸،۱
۸۲۔صافات:۳۷،۱	۸۳۔البروج:۸۵،۱	۸۴۔الطارق:۲،۸۶،۱
۸۵۔النجم،۵۳،۱	۸۶۔الفجر،۸۹،۱	۸۷۔الشمس:۹۱،۱
۸۸۔اللیل:۹۶،۱	۸۹۔الضحیٰ:۹۳،۱	۹۰۔العصر۔۱۰۳،۱
۹۱۔الذاریات:۵۱،۱	۹۲۔المرسلات:۷۷،۱	۹۳۔الطّور:۵۲،۱
۹۴۔التین:۹۵،۱	۹۵۔النازعات:۷۹،۱	۹۶۔العادیات:۱۰۱،۱
۹۷۔الاتقان: حوالہ مذکورہ، ج۲،ص۳۷۳	۹۸۔الواقعہ،۵۶،۱	۹۹۔المنافقون:۶۳،۱
۱۰۰۔التکویر،۸۱،۱	۱۰۱۔الانفطار:۸۶،۱	۱۰۲۔الانشقاق:۸۴،۱
۱۰۳۔الزلزال:۹۹،۱	۱۰۴۔النصر:۱۱۰،۱	۱۰۵۔الجن:۷۲:۱
۱۰۶۔العلق:۹۶،۱	۱۰۷۔الکٰفرون:۱۰۹،۱	۱۰۸۔اخلاص
۱۰۹۔الفلق:۱۱۳،۱	۱۱۰۔الناس:۱۱۴،۱	۱۱۱۔الدھر:۷۶،۱
۱۱۲۔النباء:۷۸،۱	۱۱۳۔الغاشیۃ:۸۸،۱	۱۱۴۔انشراح:۹۴،۱
۱۱۵۔الفیل:۱۰۵،۱	۱۱۶۔الماعون:۱۰۷،۱	۱۱۷۔المطففین
۱۱۸۔الھمزہ	۱۱۹۔اللھب	۱۲۰۔النور:۲۴،۱
۱۲۱۔البقرۃ:۲،۱	۱۲۲۔البقرۃ:۲،۱	۱۲۳۔النور:۲۴:۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

١٢٤۔ مومن ١٠:١ ١٢٥۔ ہود ١١:١ ١٢٦۔ المنافقون ٦٣

١٢٧۔ المجادلہ ٥٨:١ ١٢٨۔ الطلاق ١٢٩۔ الصّٰفّٰت: ٢،١،٢٧

١٣٠۔ الذاریات: ٢،١،١٥ ١٣١۔ شمس

١٣٢۔ دیکھیے ،النور الکبیر، حوالہ مذکور ص ١١٦،١١٥

١٣٣۔ الاتقان: حوالہ مذکور، ج ٢، ص ٢٩٤ ١٣٤۔ نفس مصدر ١٣٥۔ المنجد، ص ٦٥٨

١٣٦۔ ابن منظور، لسان العرب، حوالہ مذکور، ج ١٢ ص ٦٤ ١٣٧۔ ابو داود

١٣٨۔ نسائی باب الصلوۃ، ٢٥ ١٣٩۔ دارمی، فضائل القرآن، ص ١٤

١٤٠۔ الاتقان فی علوم القرآن ،حوالہ مذکور ص ١٤١۔ الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، حوالہ مذکور، ص ١١٦،١١٤

١٤٢۔ آلِ عمران: ٢٠٠،٣ ١٤٣۔ الانعام: ١،٦

١٤٤۔ الانعام ٦، ٢٦٥ ١٤٥۔ الواقعہ: ٢،١،٥٦ ١٤٦۔ الواقعہ: ٥٦،٩٥،٥٦

١٤٧۔ اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، مرکز انجمن خدام القرآن لاہور، ١٩٧٣، ج ٧، ص ١٨٨

١٤٨۔ العنکبوت: ٢،١،٢٩ ١٤٩۔ العنکبوت: ٩٦،٢٩

☆☆☆☆☆

ادبی چوری

تاریخ کی ایک بڑی شخصیت نے صاحب بن عباد کو ایک دفعہ خط لکھا۔ اس خط میں فصاحت و بلاغت کے آثار نمایاں تھے۔ جب صاحب بن عباد نے اس کا مطالعہ کیا تو اسے پتہ چلا کہ اس خط میں فصاحت و بلاغت کے جتنے کلمات درج کیے گئے ہیں وہ سب خود اُسی کے ہیں۔ اس لئے اس نے اس کے جواب میں یہ آیت لکھ بھیجی۔

"هٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا" (یوسف/٦٥)

ترجمہ: (یہ ہمارا ہی مال ہے کہ جو ہماری طرف لوٹا دیا گیا ہے)

© rasailojaraid.com